اَللِّوَاءُ الْمَعْقُوْدُ
لِتَوْحِيدِ الرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الرب المعبود والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد الحامد المحمود وعلی اٰله وصحبه وکل موحد متبع مسعود اما بعد آدم ابو البشر علیه السلام سی لیکر سید ولد آدم علیه الصلوة والتسلیم تک جتنی انبیاء و رسل و حواریین و صلحای ہر ملت و حنفای دین ہوئی سب کا اس بات پہ اتفاق و اجماع چلا آتا ہے کہ اصل ہر سعادت و حسن عاقبت کی توحید ہی اور بنیاد ہر شقاوت و سوء خاتمت کی شرک ہی قرآن شریف جو آخر کتاب آسمانی ہے خلاصہ اوسکے ساری معانی و مبانی کا یہی ہے کہ ہر انسان توحید رحمن اختیار کری اتباع شرک و خطوات شیطان سے دور رہے کیونکہ ہر شخص اپنا بہلا چاہا کرتا ہے سو یہ بہلا اوسکا اسی ایثار توحید و ترک شرک

مین ہے پس پس اللہ تعالی نے فرمادیا ہے کہ مین شرک کو ہرگز نہ بخشونگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ جس کے دل مین ذرہ برابر ایمان یعنی توحید ہوگی وہ ایک نہ ایک دن دوزخ سے نجات پائیگا یہ وہ فضل و شرف ہے جسکی برابر کوئی فضل و شرف نہین ہے اسی توحید کا یہ صدقہ ہے کہ باوجود سراپا گناہ ہونے اور دوزخ مین جانے کے پھر بھی امید رہائی کی ہے حالانکہ وہ توحید ذرہ بھر یا رائی کے دانے برابر ہوگی وللہ الحمد اب اس حالت علیا پر بھی اگر کوئی شخص قدر و قیمت اس نعمت عظمی یعنی توحید باریتعالی کی نہ سمجھے تو سمجھو کہ وہ بڑا بدنصیب اور شقی ازلی ہے اللھم احفظنا حدیث انس مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی ایک شخص سے جو قیامت کے دن سب اہل نار سے عذاب مین زیادہ ہلکا ہوگا فرمائیگا لوان لک ما فی الارض من شئ اکنت تفتدی بہ یعنی اگر ساری دنیا تیرے پاس ہو تو کیا تو وہ دیکر آپ کو اس عذاب سے چھوڑالیگا وہ کہیگا ہان اللہ تعالی فرمائیگا اردت منک اھون من ھذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرک بی شیئا فابیت الا ان تشرک بی متفق علیہ یعنی مینے تجھسے اس سے بھی زیادہ تر آسان بات چاہی تھی جبکہ تو پشت آدم مین تھا وہ بات یہ تھی کہ تو کسی چیز کو میری ساتھہ شریک نکرنا لکن تو نے یہ بات نمانی اور میرے ساتھہ شریک کیا معلوم ہوا کہ دارمدار نجات عقبی کا توحید پر ہے اور دارمدار ہلاک آخرت کا شرک پر ہے بیان شرک کا رسالہ انفکاک مین ہوچکا ہے اس جگہہ بیان کرنا مراتب توحید کا بطور

درجۂ اول

اختصار مراد ہی جو کوئی ان مراتب کو معلوم کر لیگا اور دل سے تصدیق اونکی کریگا وہ اسفل سافلین سے اعلی علیین کو پہونچ جائیگا ان شاء اللہ تعالی اب سنا چاہیے کہ واسطی توحید رب حمید مجید کے کئی درجے ہین ایک درجہ یہ ہے کہ اصل مقصود بعثت و دعوت رسل سے توحید الوہیت ہے یعنی نرے اللہ پاک کی عبادت کرنا اور کسی کو اوسمین شریک نہ ٹھیرانا اللہ نے حضرت کو پکار کر کہا ہے والرجز فاهجر یعنی اوثان کو پوجنا چھوڑ دی رجز کہتے ہین وثن کو انسان سوا خدا کے جس چیز کو پوجتا ہی وہ چیز وثن کہلاتی ہے حدیث مین آیا ہے اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد اور اللہ نی فرمایا ہی ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون یعنی پیغمبرونکو حکم دیا کہ تم سب کو ڈراوو اور سنا دو کہ سوا میرے کوئی معبود نہین ہے مجھی سے ڈرو اور فرمایا ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت یعنی ہر امت مین ہم نے ایک رسول بھیجا کہ سب سے یہ بات کہدی کہ اللہ کی عبادت کرین طاغوت سے بچین ہر وہ چیز جو سوا اللہ کی پوجی جاوی اوسکو طاغوت کہتے ہین ہر قوم کا طاغوت معبود غیر اللہ یا متبوع غیر اللہ ہوتا ہے جس کے وہ لوگ بغیر بصیرت کے عبادت یا اطاعت کیا کرتے ہین اور فرمایا وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون یعنی تجھ سے پہلے ہم نے ہر رسول کو یہی سندیسا بھیجا تھا کہ سوا میرے کوئی معبود نہین ہے تم مجھی کو پوجو یہ بیان ہے دعوت ہر رسول کا مجملاً رہی تفصیل سو فرمایا ہے کہ ہم نے نوح کو اوسکی قوم کی طرف

یہ کہکر بہیجا تہا کہ وہ اپنی قوم کو ڈراوی اور اون سے یہ بات کہدی کہ ان اعبدوا اللہ
واتقوہ واطیعون یعنی ای قوم تم اللہ کو پوجو اور اوس سے ڈرو اور میرا کہا مانو
مراد ڈرانے سے یہ ہے کہ تو اون کو حکم اللہ کی عبادت کا کر وہ عبادت ہے
توحید و تقوی و طاعت سے قوم نے کہا ای لوگو تم اپنے خداؤن کو نہ چہوڑو اور
نہ وُدّ[١] و سُواع[٢] و یغوث[٣] و یعوق[٤] و نسر[٥] کو یہ نام ہین کچہہ نیکبخت لوگون کے جو سب کے
سب مر گئے تب قوم نے اون کے مرنے پر رنج کیا اور اونکی مورتین بنا کر بعد
ایک مدت کے اونکو پوجنے لگے اور اون کی صورتون پر معتکف ہوئے یہ پہلا
شرک تہا جو بنی آدم مین نکلا سبب اسکا غلو تہا حق مین صالحین کے یہی مورتین
اصول اصنام قریش ہوئی تہین پہر فرمایا کہ ابراہیم نے اپنی قوم سے کہا تہا اعبدوا اللہ
واتقوہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنی تم اللہ کی عبادت کرو اور اوس سے ڈرو
یہ تمہاری لیے بہتر ہے اگر تم کچہہ سمجہتے ہو لیکن تم تو سوا اللہ کے عابد وثن ہو حالانکہ وہ
تمہارے رزق کے مالک نہین ہین دوسری آیت مین کہا ہے کہ ابراہیم نے
پوچہا کہ کیا یہ تمہارا پکار سنتے ہین یا تم کو کچہہ فائدہ و نقصان دے سکتے ہین
اونہون نے کہا بل وجدنا آباءنا کذلک یفعلون یعنی تقلید کو حجت ٹہیرایا اوسپر
ابراہیم نے کہا فانہم عدو لی الا رب العالمین یعنی یہ عابد و معبود سب میرے
دشمن ہین مگر اللہ تعالی اسمین اپنی دشمنی ساتہہ مقلدین آباء کے ظاہر فرمائی یہی
حکم مقلدین ائمہ و مشائخ و اہل رای کا ہے کیونکہ وہ سب بہی دشمن اہل توحید و

اتباع ہین تیسری آیت مین فرمایا ہے کہ تمکو ابراہیم کی پیروی کرنا چاہیے کہ اونہون نے یہ کہا تہا انا برآء منکم و مما تعبدون من دون الله یعنی ہم تم سے اور تمہارے معبودون سے بیزار ہین ہماری تمہاری دشمنی کہل گئی یہان تک کہ تم نرے الله پر ایمان لے آؤ اس آیت سے معلوم ہوا کہ برارت اہل شرک سے واجب ہی اور غایت اس جگہہ یہی اخلاص عبادت و تصدیق و اذعان توحید ہے پس پس چوتہی آیت مین آیا ہے کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہدیا تہا اننی براء مما تعبدون الا الذی فطرنی فانه سیہدین سو یہی کلمہ عقب ابراہیم مین باقی رہا اور یہی معنی ہین لا اله الا الله کے ابراہیم علیہ السلام سید الموحدین تہے قرآن مین جابجا اثبات توحید کی اور نفی شرک کی اونہین سے حکایت کی ہے یہان تک کہ ہماری حضرتؐ کو فرمایا ہے ان اتبع ملة ابراهیم حنیفا وما کان من المشرکین یہ خطاب اگرچہ خاص ہے مگر معنے اوس کے عام ہین ابراہیم و یعقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تہی ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون مراد مسلمان مرنے سے اس جگہہ یہ ہے کہ توحید پر مرو پہر سورہ انعام مین اٹہارہ پیغمبرون کے نام لیکر یہ فرمایا ہے ولو اشرکوا لحبط عنہم ما کانوا یعملون یہ جگہہ رونے کی ہے اگر انسان کو کچہہ سمجہہ ہو اس لیے کہ الله کے رسول اشرف و اکرم بنی آدم ہوتے ہین جب شرک مین اونکی رعایت نہ رکہی گئی تو اب کسی دوسرے شخص کی کیا ہستی ہے کہ اوس سے

درگذر کیا جائیگا مجاہد نی کہا ہے وہ حجت جو ابراہیم کو دی تہی یہ تہی الذین اٰمنوا و
لم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون بخاری مین کہا ہے کہ مراد
ظلم سے اس جگہہ شرک ہی معلوم ہوا کہ مشرک کو امن نہوگا یہ امن موحد کے لیے ہی وللہ الحمد
اور فرمایا ہے لقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک و
لتکونن من الخاسرین بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین یہ خطاب حضرت کو ہی بطریق
فرض محال واسطی ارشاد امت کی اسی طرح ہود نے عاد کو اور صالح نے ثمود کو اور
شعیب نے اہل مدین کو اور لوط نے اپنی قوم کو اور موسی نے فرعون واہل فرعون
کو کہا تہا کہ تم ڈرے اللہ کو پوجو سوا اوس کے کوئی اور معبود تمہارا نہین ہے غرضکہ
جو رسول آیا وہ داعی الی التوحید آیا یہ مسئلہ توحید کا اجماع انبیاء و رسل سے پہر
اللہ نی اس دعوت الی التوحید کو ہماری حضرت پر ختم فرما دیا اور کہا قل یا ایہا الناس
انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض لا الہ الا ہو یحیی ویمیت
فامنوا باللہ ورسولہ الی قولہ لعلکم تہتدون اب اس دعوت رسل مین فکر و غور
کرنا چاہیے کہ یہ کیا چیز تہی اللہ نے اپنی کتاب مین اس دعوت کو اول رسل سے
لیکر تا آخر رسل پہر حکایت کیا ہے گویا اس توحید پر سارے انبیاء اولین و آخرین
کا اجماع ہو چکا ہے اس سے بڑہکر اور کیا حجت قوی واسطے ثبوت توحید کے
درکار ہے حدیث عمرو بن عنبسہ مین آیا ہے کہ حضرتؐ سے پوچہا تہا ما ارسلک اللہ بہ
فرمایا ارسلنی بصلۃ الارحام وکسر الاوثان وان یوحد اللہ ولا یشرک بہ شیئا

رواہ مسلم معلوم ہوا کہ معنی اس دعوت و رسالت کے توحید الوہیت ہین کہ نرے اللہ کو پوجے شرک کو چھوڑے جس طریقہ پر آباء مشرکین ہین اوسکو ترک کردی حضرت اور اصحاب حضرت کے حال مین غور کرنا چاہیے کہ بعد نبوت اور قبل ہجرت کے اونکا کیا حال تہا قرآن اوترتا رہا باہم دوستی و دشمنی ثابت تہے دس سال تک آپ اسی حال پر رہے جس نے حضرت ؐ کی تبعیت اور طاعت قبول کی وہ موحد ناجی ہوا جنے آپ کی مخالفت و نافرمانی کی وہ مشرک ہالک ہوا اوس وقت نہ نماز تہی نہ روزہ تہا حج اور شرائع اسلام کا کیا ذکر ہے جیسے نہی کبائر سے یا اقامت حدود و احکام کی اسی حالت پر بہت سے لوگ فریقین کے گذر گئے فریق فی الجنة وفریق فی السعیر اس ماجرا مین فکر کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ بات جو اونسے طلب کی گئی تہی وہ یہی توحید الوہیت تہی کہ نرے اللہ کی عبادت کرین ذبح وعکوف واعتقاد معبودیت و نحوہا مین افراد خدا فی العبادة رکہین وہ لوگ مشرک تہے اونکے ساتہہ عداوت و حرب اسی اقرار توحید پہ ہوتی تہی بقیہ معاصی کبائر و صغائر پر نظر نہ تہی حضرت ؐ کے اصحاب موحد تہے تارک شرک حضرت ؐ اونکو اسی وجہ سے دوست رکہتے تہے اور طرف توحید کے بلاتے کچہہ نظر طاعات واجبات و مندوبات پر نہ تہی اس تقریر سے تاثیر حاصل ہوتی ہے اور ظلمت جہل دور قل یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور وهدی ورحمة للمؤمنین قل بفضل اللہ و برحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون

دوسرا درجہ توحید کا یہ ہی کہ مشرکین توحید ربوبیت کے مقر تھے یعنے اللہ کے افعال وصفات واتصاف کا اقرار کرتے تھے اوس کی خالقیت و رازقیت ومالکیت وغیرہ صفات ربوبیت کو مانتے تھے اور غیر رب کو مربوب مخلوق مرزوق متصرف فیہ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ غیر کو کچھہ اختیار اپنی جان کے نفع ونقصان وموت وحیات ونشور کا تو ہے نہین پھر غیر شریک ہو سکتا ہے لکن باوجود اس اقرار کے وہ اسلام مین داخل نہ سمجھے گئے اور نہ اونکا خون و مال حرام ٹھیرا اس لیے کہ شرط اسلام کی اور نصف توحید الوہیت اون سے منتفی تھی دلیل اسپر یہ آیت ہے قل من یرزقکم من السماء والارض امن یملك السمع و الابصار ومن یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ومن یدبر الامر فسیقولون الله فقل افلا تتقون فذلکم الله ربکم الحق فماذا بعد الحق الا الضلال فانی تصرفون اس آیت سے سمجھا گیا کہ وہ لوگ درمیان الوہیت وربوبیت کے تفرقہ کرتے تھے ان دونو توحیدون مین وقت اجتماع کے افتراق اور وقت افتراق کے اجتماع ہوتا ہے ولہذا قبر مین یہ سوال ہوگا کہ من ربك یعنی تیرا معبود کون ہے کیونکہ توحید ربوبیت کی ساتھہ امتحان نہین کیا جاتا ہے اسی طرح یہ آیت اغیر الله ابغی ربا یعنی الٰها یہ صورت اجتماع کی ہے رہا افتراق سو فرمایا قل اعوذ برب الناس ملك الناس اله الناس اور فرمایا قل لمن الارض ومن فیها ان کنتم تعلمون سیقولون لله قل افلا تذکرون قل من رب السموات السبع ورب العرش العظیم سیقولون لله قل افلا تتقون

قل من بیدہ ملکوت کل شئ وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون لله قل فانی تسحرون بل اتیناھم بالحق وانھم لکاذبون ما اتخذ الله من ولد وما کان معہ من الہ اذا لذھب کل الہ بما خلق ولعلی بعضھم علی بعض سبحان الله عما یصفون یہ استفہام واسطے تقریر کے ہے اور فرمایا ولئن سالتھم من خلق السموات والارض وسخر الشمس والقمر لیقولن الله فانی یوفکون ولئن سالتھم من نزل من السماء ماء فاحیا بہ الارض من بعد موتھا لیقولن الله قل الحمد لله بل اکثرھم لا یعقلون یعنی اگر ان مشرکون سے کوئی یہ بات پوچھے کہ بھلا یہ زمین اور جو لوگ اس زمین پر ہین اور رب آسمانون اور عرش اور خالق ماہ و مہر کا کون شخص ہے تو وہ اللہ ہی کو بتائینگے پھر کدھر بہک جاتے اور افترا کرتے ہین ولہذا فرمایا ہے وما یؤمن اکثرھم بالله الا وھم مشرکون تفسیر اس آیت کی یہ ہے کہ وہ توحید ربوبیت پر ایمان رکھتے تھے اور توحید الوہیت مین شرک کرتے تھے اس جگہ شرک و ایمان لغوی جمع ہو گیا تھا اور فرمایا ولئن سالتھم من خلقھم لیقولن الله فانی یوفکون اور فرمایا ولئن سالتھم من خلق السموات والارض لیقولن خلقھن العزیز العلیم یعنی انکو اللہ کی خالقیت کا اقرار تھا یہان تک کہ اللہ نے فرعون سے باوجود اوس دعوی قبیح کے زبان موسی علیہ السلام سے یہ حکایت کی ہے لقد علمت ما انزل ھؤلاء الا رب السموات والارض بصائر اور ابلیس لعین نے کہا ہے انی اخاف الله رب العالمین اللہ نے حضرت کو بھیجا آپ نے لوگون کو طرف افراد عبادت الہی کے بلایا کہ جس طرح تمام افراد ربوبیت کے

مقر ہوا اسی طرح کلمہ لا الہ الا اللہ کی معتقد بنجاؤ اور اوس کے معنے مقتضی پر
عمل کرو اور اللہ کے ساتھہ اور کسیکو نہ پکارو مشرکون نے حضرتؐ پر انکار نکیا
مگر اسے افراد عبادت اللہ کا نہ خود اللہ اور اوس کی عبادت کا بلکہ اسی افراد کا او
کہا اجئتنا لنعبد اللہ وحدہ ونذر ما کان یعبد اٰباءنا سو اون لوگون کی عبادت
یہ تھی کہ وہ اپنے معابد پر عکوف کرتی اور وقت سختیون کے اونکو پکارتے اور
اون کے لیے جانور ذبح کرتے اور اون کے نام کی قسم کہاتے حالانکہ یہ اعتقاد
رکہتے تھے کہ صفات ربوبیت کے نرے اللہ کے لیے ہین اونکے شرکاء کے
لیے کچہہ بھی اون صفات سے حاصل نہین ہے معہذا مراد اونکی پرستش سے صرف
یہ تھی کہ اس ذریعہ سے اللہ کا تقرب حاصل ہو اور وہ نزدیک اللہ کے انکی شفاعت
وسفارش کرین اس بنیاد پر درمیان شرک اہل زمان حاضر اور شرک مشرکین
اولین کے چار طرح کا فرق ہے کہ اگلی مشرک توحید ربوبیت مین شرک نکرتے تھے
اور نہ حالت شدت مین اور مراد اونکی شفاعت وقربت الی اللہ تھی بواسطہ
معبودین باطل کے اور اس وقت کے مشرک ان چارون امر مین اون سے
جدا ہین دلیل اسپر یہ ہے کہ آج کل کے مشرک وقت زیارت قبر کے یون کہتے ہین
کہ ای شیخ فلان تم ہمکو یہ دو وہ دو اور نذر مانتے ہین اور وقت شدت کے
اوس مقبور کو پکارتے ہین مثلا جب دریا مین موج کا جوش ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ
ای شیخ فلان ہمین ڈوبنے سے بچاؤ ہم تمکو نذر مین یہ دینگے وہ دینگے یعنے خود

اپنے کانون سے جس جہاز مین سفر حج کیا تھا سنا کہ وقت شدت موج کے اہل جہاز نے کہا کہ یا شیخ عیدروس محی النفوس ہمکو غرق سے نجات دو ونعوذ باللہ من ذلک غرضکہ یہ لوگ بلا واسطہ مخلوق سے طالب نجات ہوتے ہین اور دلیل اس بات کی کہ اگلے مشرک وقت شدت کے شرک نکرتے تھے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما بکم من نعمة فمن الله ثم اذا مسکم الضر فالیہ تجأرون ثم اذا کشف الضر عنکم اذا فریق منکم بربهم یشرکون لیکفروا بما آتیناهم فتمتعوا فسوف تعلمون یہ لام نزدیک علماء نحو کے عاقبت کا لام کہلاتا ہے یعنی انجام اون کے شرک کا یہی کفر و تمتع دنیا ہے پس پس اور فرمایا ہے واذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاه فلما نجاکم الی البر اعرضتم وکان الانسان کفورا اور فرمایا فاذا رکبوا فی الفلک دعوا الله مخلصین له الدین فلما نجاهم الی البر اذا هم یشرکون اور دلیل اس بات کی کہ مراد اون کی اس شرک سے شفاعت و قربت تھی یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی اور فرمایا ویعبدون من دون الله ما لا یضرهم ولا ینفعهم ویقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله الی قولہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون اس آیت سے یہ بات نکلی کہ عبادات مین وسائط کا مقرر کرنا شرک ہی اب اس وقت کی مشرک صفات ربوبیت مین بھی شرک کرتے ہین اور شدائد مین غیر اللہ کو پکارتے ہین اور پیرون شہیدون سے طالب مطلوب ہوتے ہین گویا انکو یہ گمان ہے کہ اللہ تعالی توانسے دور ہے اور

یہ مخلوق جیسے نبی و ولی وحید قریب ہے سو یہ عین شرک اکبر ہی بدلیل کتاب و سنت
و اجماع لکن شیطانون نے قلوب مشرکین کے اردگرد پہیر کر اونکی فطرت کو بدل ڈالا
حالانکہ اللہ تعالی نے فرمادیا ہی کہ مشرک و موحد برابر نہین ہوتا ہے کہان وہ
شخص جسمین کئی شخصون کا حصہ ہو اور کہان وہ شخص جو ایک ہی شخص کا غلام ہو ضرب اللہ
مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون و رجلا سلما لرجل هل یستویان مثلا الحمد للہ بل اکثرهم لا یعلمون
تیسرا درجہ توحید کا یہ ہی کہ الوہیت عبارت ہی عبادت سی اور عبادت
کے معنی ہین توحید ابن عباس نے کہا قرآن مین جس جگہہ ذکر عبادت کا آیا ہی
اوس کے معنی توحید کے ہین جیسے یہ آیت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ای لیوحدون اور فاتحہ مین فرمایا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین اے
نوحدک ونطیعک اس جگہہ معمول کی مقدم ہونے نے فائدہ حصر و اختصاص
کا دیا ہے علمای معانی و بیان اسی کے قائل ہین اور فرمایا وایای فاعبدون
یعنی خاص میری توحید کرو توحید کو بلفظ عبادت تعبیر کرنے مین ایک یہ خوبی ہے
کہ متضمن امر بعبادت خدا ہی ہے یعنی نری اللہ ہی وحدہ لاشریک لہ کو پوجو نہ
کسی اور کو تو اسمین نہی ہے شرک سی ضمیر ظاہر متقدم نے فائدہ نہی کا شرک سے
بخشا اور امر نے فائدہ وجوب عبادت کا دیا کما قال تعالی واعبدوا اللہ ولا تشرکوا
بہ شیئا لفظ شے شامل ہے ساری ماسوا اللہ کو معلوم ہوا کہ جو کچھہ اللہ کے سوا ہے
کوئی چیز ہو کچھہ ہو اوسکو اللہ کی عبادت مین شریک نکری ورنہ مشرک ہو جایگا اسمین

انبیاء اولیاء پیر شہید امام بہوت پریت شیطان صنم یعنی ہر قسم کی مورت وثن یعنی ہر طرح کا تہان داخل ہے اور فرمایا یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم مفسرین نے کہا ہی یعنی اللہ کی توحید کرو اوسکو ایک اکیلا جانو پوجو اپنا اور اگلی لوگون کا خالق سمجہو اور فرمایا لا اعبد ما تعبدون اس سورۂ کافرون کو سورۂ اخلاص و توحید عملی بہی کہتے ہین مراد عبادت سی اس جگہہ توحید ہی یہی توحید دین مرضی خدا ہے تکرار نفی کی اس لیے ہے کہ شامل ماضی و مستقبل ہو تکریر بالخصوص موجب تاثیر ہوتی ہے نفی شرک عملی مین اس کی حاجت پڑتی ہے مراد اس جگہہ یہ ہے کہ عبادت مختص ہے ساتہہ اللہ کی سوا اللہ کے کسی اور کو استحقاق عبادت کا کسی طور پر بہی حاصل نہین ہے لغت مین عبادت نام ہے نہایت درجے کی نیازمندی و خاکساری کرنے کا اور شرع مین عبارت ہے بندون کے اون افعال و اقوال و احوال سی جو مختص ہین ساتہہ جلال و عظمت خدا کو یہ اسم جنس مشتمل ہے بہت سے انواع پر اور اصل عبودیت کی خضوع و تذلل و تعبد ہے عبادت سے مراد طاعت ٹہیری منجملہ طاعت کے ایک استعانت و استغاثت و ذبح و نذر و حلف و نحوہا ہے پہر کبہی یہ طاعت و عبادت جمع ہو جاتی ہے اور کبہی جدا اس جگہہ کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ قرآن مین ذم و تکفیر اون لوگون کی آئی ہے جو عابد اصنام و احجار و اشجار و کہان و شیطان تہے تو یہ آیات حق مین عابدین ملائکہ و انبیاء و اولیاء و صالحین کے کس طرح ٹہیک بیٹہ سکتے ہین اس لیے کہ جو کام

عبادت کا اہل شرک ساتھہ اصنام کے کرتے تھے جیسے دعا و ذبح و اعتقاد نفع و ضرر وہی کام یہ لوگ ساتھہ اولیاء و غیرہم کے کرتے ہین کوئی شجرہ اولیا کے نام کا پڑھتا ہے کوئی اونکو سامنے خدا کے سفارشی بنا کر لاتا ہے اور کہتا ہے کہ الٰہی بحرمت فلان و فلان ایسا کر کوئی اون کے نام کا جانور ذبح کرتا ہے جیسے سید احمد کبیر کی گاؤ اور شیخ سدو کا بکرا اور زین خان کا مرغا اور جو مرادین وہ لوگ اپنے معبودون باطل سے طلب کرتے تھے وہی مرادین یہ لوگ قبور و اموات و پیر شہید امام سپہی بہوت سے مانگتے ہین فقد استوت الکفتان و تشابہت الطائفتان سو جب اصل و فرع کی ایک علت ٹھیری تو اب حکم مین بھی دونون برابر ٹھیرین گی خصوصا جبکہ نص متقدم علی القیاس موجود ہے تو اب کچھ بھی اشکال و التباس باقی نرہا اور حال و حکم عبادت صالح و طالح کا ایک ہوا بلا فرق و تفاوت دلیل عام اسپر یہ ہی قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا اور فرمایا قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرة فی السموات ولا فی الارض وما لهم فیهما من شرک وما لہ من ظہیر ولا تنفع الشفاعة عندہ الا لمن اذن لہ اس آیت مین اللہ نے نفی کی ہے عقیدہ مشرکین کی بابت ملک و تصرف و شریک و ظہیر و شفاعت بغیر اذن کے اس سے ثابت ہوا کہ سوا خدا کی کسیکو ذرہ برابر اختیار تصرف کا سارے عالم مین نہین ہے نہ خود بخود اور نہ خدا کے دینے سے یہ آیت قاطع اصل شرک

فی التصرف ہے جسمین ایک جہان پیر پرستون گور پرستون کا گرفتار ہے اور
دلیل خاص یہ ہے ثم نقول للملائکۃ اھؤلاء ایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانک انت
ولینا من دونھم بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مؤمنون مراد عبادت سے
اس جگہہ اطاعت ہی یعنی وہ لوگ عبادت ملائکہ مین اطاعت جن کی کرتے تھے
اور فرمایا واذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم اانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من
دون اللہ قال سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق اور فرمایا لقد کفر الذین
قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم اور فرمایا ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا
ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جس طرح اگلی آیتون مین
عبادت اصنام و طاغوت و شجر و حجر و مدر و نحوہا سے منع فرمایا تھا اور اوسکو شرک
ٹھیرایا تھا اسیطرح اس جگہہ عبادت ملائکہ و انبیاء و نحوہم سے منع فرمایا ہے اب کچھہ شک
اسمین باقی نرہا کہ حکم عبادت غیر اللہ کا صالح ہو یا طالح بلا تفاوت و تفرقہ یکسان ہے وللہ الحمد
چوتھا درجہ توحید کا یہ ہی کہ معنی لفظ الہ کی باجماع اہل علم معبود کے ہین
بدلیل قولہ تعالی وھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ یعنی معبود آسمان و زمین کا
وہی ایک ذات پاک ہی اور فرمایا افرایت من اتخذ الھہ ھواہ حضرتؐ نے قریش
سے کہا تھا تم مجھسے ایک کلمی کا اقرار کرو جس سے تم عرب کی مالک ہو جاؤ اور عجم تمھارے
کہنے مین رہین ابوجہل نے کہا ایک کلمہ کیا ہم دس گنے کلمے کا اقرار کرین گے
فرمایا لا الہ الا اللہ کہو وہ سب متفرق ہو گئے اور اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے

اجعل الآلهة الٰها واحدا ان هذا الشئ عجاب ذکرہ البغوی اور فرمایا وقالوا
ءالهتنا خیر ام هو اور فرمایا ام لهم اله غیر الله سبحان الله عما یشرکون اور فرمایا
وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتوا علی قوم یعکفون علی اصنام لهم قالوا یا موسی
اجعل لنا الٰها کما لهم آلهة قال انکم قوم تجهلون ان هؤلاء متبر ما هم فیه و
باطل ما کانوا یعملون قال اغیر الله ابغیکم الٰها اور فرمایا واذ قال ابراهیم لابیه
آزر اتتخذ اصناما آلهة انی اراک وقومک فی ضلال مبین اور موسی علیه السلام
سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے سامری سے کہا تھا وانظر الی الٰهک الذی ظلت
علیه عاکفا لنحرقنه ثم لننسفنه فی الیم نسفا انما الٰهکم الله الذی لا اله الا هو وسع
کل شئ علما سامری نے جب اپنے گوسالی پر عکوف کیا تو وہ اوس کی زعم مین اوسکا
معبود ٹہیرا اس لیے کہ عکوف عبادت ہے یہ بہی معلوم ہوا کہ معبود باطل لائق حرمت
کے نہین ہوتا ہے بلکہ قابل محو واحراق کے ہوتا ہے آمین کچھہ اوس کی بی ادبی نہین
ہے اور فرمایا فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون مراد انداد سے اس جگہہ شرکا ہین
ابن مسعود وابن عباس نی کہا مراد انداد سی اکفاء رجال ہین جن کی طاعت وہ خدا
کی معصیت مین کرتے تھے اور فرمایا ومن الناس من یتخذ من دون الله اندادا
یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبا لله مجاہد نے اس آیت یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا کی تفسیر مین کہا ہی یعنی لا یحبون غیری اور فرمایا اتخذوا
احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله والمسیح بن مریم وما امروا الا لیعبدوا

الٰہا واحدا لا الٰہ الا ہو سبحانہ عما یشرکون اسمین علماء اولیاء انبیاء سب آ گئی
اس آیت کی تفسیر مین عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ اونکی عبادت یہی طاعت
تھی معصیت خدا مین ابو العالیہ کہتے ہین اونکا قول یہ تھا لا نسبق علماءنا ما
حللوہ حل وما حرموہ حرام اوسپر اللہ نی فرمایا ولئن اطعتموہم انکم لمشرکون
اس آیت سی تقلید کا شرک ہونا ثابت ہے وللہ الحمد مفسرین نی کہا ہی اونکے
علماء نی اون کے لیے مردار کو حلال کر دیا تھا وہ کہتے تھے کہ اللہ کا مارا حلال
نہین ہے فرمایا قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد
الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ ابن جریر نے
اس کی تفسیر مین کہا ہے ای لا یطیع بعضنا بعضا فی معصیۃ اللہ اور فرمایا
ولا تجعلوا مع اللہ الٰہا اخر انی لکم منہ نذیر مبین اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ
ہو المسیح بن مریم اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ وما من الٰہ الا الٰہ
واحد مجوس دو خدا بتاتی ہین اور نصاری تین اور ہنود کے معبود بے گنتی ہین
انہون نے جتنی مخلوق تھی اوس سب کو معبود ٹھیرایا مگر اللہ پاک کو نہ پوجا یہ سارے
مشرکون کے سردار ہین جنہیں کروڑ معبود بتاتے ہین وقد خاب من افتری اور
فرمایا قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا معلوم ہوا کہ سوا خدا کے
کسی کو اختیار نفع بخشی و نقصان رسانی کا نہین ہے پیغمبر ہو یا پیر امام ہو یا شہید
بہوت ہو یا پری شیطان ہو یا دیو سارا تصرف عالم مین نرے اللہ کا ہے

دعائین مختص ہین ساتھہ اللہ تعالی کے اور فرمایا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان سبب نزول یہ ہے کہ اونہون نے یہ بات کہی تہی کہ کیا ہمارا رب قریب ہے کہ ہم اوس سے مناجات کرین یا بعید ہے کہ ہم اوسکو پکارین اوسپر یہ آیت اوتری اس سے معلوم ہوا کہ دعا ندا او مسالت ہے اور فرمایا قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ابن عباس کہتے ہین حضرتؐ نے ایک رات مکے مین سجدہ کیا اور یا اللہ یا رحمن کہا ابو جہل نے کہا محمد ہم کو ہمارے آلہہ سے منع کرتے ہین اور خود دو الہ کو پکارتے ہین اوسپر یہ آیت آئی سورہ نوح مین فرمایا ہے قال رب انی دعوت قومی لیلا و نہارا فلم یزدھم دعائی الا فرارا و انی کلما دعوتہم لتغفر لہم جعلوا اصابعہم فی اذانہم واستغشوا ثیابہم واصروا واستکبروا استکبارا یہ نصوص صریح ہین اس بارے مین کہ دعا عبادت اور ندا ہے اور واسطے غیر اللہ کے منہی عنہ ہے اور منادی الہ ہوتا ہے منادی کا اور یہ فعل شرک ہے اللہ تعالی نے فرمایا ثم الذین کفروا بربہم یعدلون اور فرمایا قالوا وھم فیہا یختصمون تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسویکم برب العالمین اور فرمایا فلما اثقلت دعوا اللہ ربہما لئن اتیتنا صالحا لنکونن من الشاکرین فلما اتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما اتاھما فتعالی اللہ عما یشرکون یہ دلیل ہے اس بات پر کہ دعا اون دونون کی یعنی آدم وحوا کی یہی قول تہا لئن اتیتنا صالحا الخ یہ شرک حوا سے طاعت شیطان مین ہوا نہ عبادت شیطان مین ہم نے استدلال

اس بات پر کہ دعا بمعنی ندا ہے اس لیے مکرر یہ کہا ہی کہ مفسرین دعا کو
پانچ معنے پر حمل کرتے ہین بحسب ہر مقام اور اصل دعا فی اللغت مین ایمان ہے
قاموس مین کہا ہے الدعاء رغبة الی اللہ وعُرف بانہ دفع الحاجات الی رفیع الدرجات
سو جو شخص لوگون سے مال کا سوال کرتا ہے خصوصا جبکہ اوس کے پاس صبح وشام
کا طعام بقدر کفاف کے موجود ہے تو اوس کے حق مین وعید شدید آئی ہے
پھر اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو مردون سے سوال قضای حاجات کا کرتا ہے
اولم یکف بربک انہ علی کل شئ شہید اور فرمایا ہے وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ
احدا اور فرمایا ہے ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی
یوم القیامة وهم عن دعائهم غافلون واذا حشر الناس کانوا لهم اعداء وکانوا
بعبادتهم کافرین اور فرمایا ہی ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک
فان فعلت فانک اذا من الظالمین اور فرمایا ہی ومن یدع مع اللہ الها آخر لا برهان
لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون اور فرمایا ہی فاذا رکبوا فی الفلک
دعوا اللہ مخلصین لہ الدین فلما نجاهم الی البر اذا هم یشرکون اور فرمایا ہے
داعی غیر اللہ ضال وظالم ومشرک وکافر ہوتا ہے کوئی یہ کہے کہ مراد داعی کی اس
دعا سے تقرب اور شفاعت الی اللہ ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہی بعینہ مراد مشرکین
کی بھی تھی بدلیل قولہ ما نعبدهم الا لیقربونا الی اللہ زلفی دوسری آیت مین کہا ہے
ویقولون هؤلاء شفعاؤنا عند اللہ پھر آیت اول کو اس جملے پر ختم فرمایا ہے

کیونکہ حرف ما صیغہ ہے اعم عموم کا نزدیک علمای اصول کی اللہ کے سوا جو شے ہے اوسکو یہ شامل و عام ہے فرعون نے موسے علیہ السلام سے کہا تہا لئن اتخذت الہا غیری لاجعلنک من المسجونین مراد الہ سے اس جگہہ معبود ہے جس کے طاعت پہ خوف و رجا و توکل کیا جائے لفظ الہ اسم صفت ہے واسطے معبود کے اور اعظم انواع عبادت دعا ہے سوا اللہ کے کسی محبت اور معصیت مین کسی کی طاعت کرنا اور اوسپر عاکف ہونا شرک ہے جسنے غیر اللہ کا نام الہ رکہا یا ثالث ثلاثہ کہا وہ کافر ہوا اسی طرح اگر کسی شے کو پوجا اور اوسکا نام الہ نہ رکہا بلکہ نبی یا فرشتہ یا صلح یا ولی یا امام یا شجر یا حجر یا مدر رکہا تو بہی وہ کافر ہوا اس لیے کہ اسمار معانی کو اون کی حقیقت سے نہین بدل دیتے ہین جس طرح کہ کوئی شراب کا نام دودہ رکہے تو وہ شراب کچہہ دودہ نہین ہوجاتی ہے اور نہ حلال ٹہیرتی ہے ذات انواط کے قصے مین اسکا پورا بیان آیا ہے اونہون نے اوس درخت کا نام ذات انواط رکہا تہا صریحًا یہ نہین کہا تہا کہ ہمارے لیے کوئی معبود مقرر کرو مگر حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے یہ ویسی بات کہی جیسی بنی اسرائیل نے کہی تہی اجعل لنا الہا کما لہم الہۃ رواہ الترمذی اسی طرح جو کوئی کسی شے کی عبادت کرتا ہے یا اوسکا محب ہوتا ہے تو وہ اوس شے کا عابد کہلاتا ہے بدلیل حدیث صحیح تعس عبد الدینار و عبد الدرہم الحدیث اس جگہہ بسبب تعلق خاطر کے حضرتؐ نے اطلاق اسم عبودیت کا محب مال پر فرمایا ابن العربی

مالکی کہتے ہین کہ تعلق احکام کا ساتھہ مسمیات اسماء کے ہوتا ہے نہ ساتھہ القاب و تسمیہ کے اللہ تعالی نے فرمایا ہے ام اتخذوا الهة من الارض هم ينشرون لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا فسبحان الله رب العرش عما يصفون وقال تعالے ام اتخذوا من دونه الهة قل هاتوا برهانكم هذا ذكر من معي وذكر من قبلي بل اكثرهم لا يعلمون الحق فهم معرضون بعض جاہلون نے سود کا نام منافع رکھا ہے اور خمر کا نام شراب الصالحین اور مسکرات کا نام معجون سو تغییر نام کو کچھ باعث تغییر حکم مین نہین ہوتا ہے يخادعون الله والذين امنوا وما يخدعون الا انفسهم وما يشعرون

پانچوان درجہ توحید کا یہی کہ دعا عبادت ہے بلکہ عبادات کا سر اور مغز ہے حدیث مین آیا ہے کہ اللہ کے نزدیک دعا کی بڑی قدر ہے اور فرمایا افضل عبادت دعا ہے رواہ الحاکم وصححہ اور فرمایا ہے کہ دعا ہی عبادت ہے رواہ الترمذی یہ ترکیب کہ الدعاء هو العبادة دلیل ہے حصر پر یعنی خبر مبتدا مین منحصر ہے بسبب فصل کے اسمین ایک طرح کی افضلیت کا تمیز اور مبالغہ و اہتمام ہے ساتھہ شان دعا کے اور پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ عبادت یعنی توحید و دعا ہے سو دعا غیر اللہ کی شرک ہے خواہ کسی نبی کو پکارے یا ولی کو یا بھوت پری شیطان کو یا کسی امام شہید پیر و امام زادے کو دلیل اسپر یہ آیت ہے ادعوا ربكم تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين اور فرمایا وادعوه خوفا وطمعا ان رحمة الله قريب من المحسنين ان آیتون مین دعای عبادت و دعای مسئلت دونون کا ذکر کیا ہے اور یہ بتادیا ہے کہ یہ دونون

ان اللہ لا یہدی من ھو کاذب کفار اور آیت دوم کو اس جملے پر تمام کیا ہے
سبحانہ و تعالی عما یشرکون اور یہ خیال انکا کہ ہم ہدایت پر ہین نہ ضلالت پر
بالکل غلط ہے بدلیل قولہ تعالی قل امر ربی بالقسط واقیموا وجوھکم عند کل مسجد
وادعوہ مخلصین لہ الدین کما بدأکم تعودون فریقا ھدی وفریقا حق علیہم
الضلالۃ انہم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ ویحسبون انہم مھتدون
اسمین دلیل ہے اس بات پر کہ وہ کافر جو آپ کو دین مین حق پر سمجھتا ہے وہ اور
جاحد معاند برابر ہے ابن عباس نے تفسیر قسط کی اس جگہہ ساتھہ لا الہ الا اللہ کے
کی ہے اور ضحاک نے ساتھہ توحید کے اور فرمایا ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض
لہ شیطانا فھو لہ قرین وانھم لیصدونھم عن السبیل ویحسبون انھم مھتدون
بغوی نے تفسیر آیہ وظنوا انھم احیط بھم دعوا اللہ مخلصین لہ الدین مین کہا ہی
ای اخلصوا فی دعاء اللہ ولم یدعوا احدا سوی اللہ اس سے معلوم ہوا کہ دعا دین ہے
اور اخلاص فی الدعا توحید ہے اور دعوت غیر اللہ شرک ہے کوئی یہ کہے کہ دعاے
غیر اللہ کبھی شرک اصغر ہوتی ہے جیسے بدفالی لینا اور قسم کہانا غیر اللہ کی اور کبھی
شرک اکبر ہوتی ہے جبکہ مقصود اوس سے تعظیم مخلوق بہ ہو مثل تعظیم خدا کے تواب
مساوات نہی اس لیے کہ نہی طیرہ و حلف سے بعد ایک مدت کے اسلام مین واقع
ہوئی تہی رہا دعا کرنا باعتقاد نفع وضرر جیسے قضای حاجات واغاثہ لہفات و
شفای مرض وادای قرض سو مشرکون کی یہی عبادت تہی اور اونکا شرک یہی عکوف

وذبح ونحوہا تہا اسی کی شاخ یہ تہی کہ وہ میت وغائب کو پکارتے اور اونکو درمیان اپنے اور خدا کی وسائط ٹہیراتے سو وسائط اس جگہہ ندارد ہین یہان تو تشبیہ مخلوق کی ساتہہ خالق کے سب ہے اور یہ شرک محض ہے بعثت و دعوت واسطے توحید الوہیت کے تہی جسکو عبادت کہتے ہین اس عبادت کا خاص اللہ کے لیے ہونا چاہیے اور یہی مراد ہے اس قول سے کہ دعای غیر اللہ شرک اکبر ہے اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا پہر غیر اللہ کو پکارا اوسنے اپنی جڑ اوکہاڑ ڈالی اور اپنے قول کی نفی کی اوس کی نیت بابت اوس کے دعوی کے درست نہ ٹہیری اور جن دعوون پہ بینات وبراہین قائم نہین ہین اوس دعوے کے ابنا ادعیا ہین اور اللہ نے فرمایا ہے ان اللہ یعلم ما یدعون من دونہ من شیء اور فرمایا الا ان للہ من فی السموات ومن فی الارض وما یتبع الذین یدعون من دون اللہ شرکاء ان یتبعون الا الظن وان ہم الا یخرصون چہٹا درجہ توحید کا یہ ہی کہ ترک توحید کفر اعظم وشرک اکبر ہی اس سے انسان کا مال وخون حلال ہوجاتا ہے اور صاحب شرک کو جب دعوت توحید کی پہونچ گئی اور اوسپر حجت قائم ہوگئی مگر اوس نے نمانا اور عناد کیا اور شرک پہ اترا رہا اور کفر کا اعلان کیا تو اب وہ مخلد فی النار ہوگا اور اسکا یہ شرک کسی طرح بخشا نہ جائیگا کیونکہ معنے لفظ شرک کے یہ ہین کہ اللہ کے ساتہہ غیر اللہ کی عبادت بہی کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور ہوچکا ہے اور معنے لفظ کفر کے یہ ہین کہ جو بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہین اور اوسکا علم بالضرورۃ حاصل ہے اوسکا

انکار کری اور اوسکو جھٹلائے سو یہ اسماء و مسمیات درمیان اون کے ایسے ہین
جیسے درمیان امہات و بنات کے ہوتے ہین ابن ہشام نے سیرت مین ذکر کیا
ہے کہ وہ عبادت مشرکین کی یہی عکوف و دعا و ذبح و طواف تھا ابن القیم نے
زاد المسافرین مین بذکر قدوم وفد خولان ذکر کیا ہے کہ وہ دس آدمی تھے جو حضرت صلعم
کے پاس آئے تھے حضرت نے اون سے پوچھا کہ عم انس نے کیا کیا یہ ایک بت
تھا جس کو وہ پوجتے تھے کہا وہ ایک شر تھا اللہ نے ہم کو اوس کے بدل مین وہ
چیز دی جو تم لائی ہو کچھ بوڑھے مرد عورت رہ گئے ہین جو اب تک اوسکو مانے جاتے
ہین اب جو ہم یہان سے جائین گے تو اوسکو ڈہا دین گے انشاء اللہ تعالی ہم اس
بت کی طرف سے بڑے دہوکے اور فتنے مین پڑے تھے پوچھا بڑا فتنہ اس
بت کا کیا تھا اونہون نے قصہ قحط عظیم کا اور اوس بت کی منت ماننے کا اور جانورون
اور کہیتی مین اوس کی نذر مقرر کرنیکا بیان کیا اس قصے مین یہ بہی کہا کنا نتحاکم الیہ
قرطبی نے آیہ وما ذبح علی النصب مین کہا ہے کہ اس جگہ علی بمعنی لام ہے یعنی
ماذبح لاجل النصب اب اگر کوئی شخص جدل و انکار و مکابرہ کرے تو اوس سے
یہ کہنا چاہیے کہ اچہا تو ہی بتا کہ اگر یہ شرک نہین ہے تو پہر شرک کیا چیز ہے اور اللہ نے
کس چیز کو حرام کیا ہے اور ہمکو اوس سے منع فرمایا اور وہ اصنام منحوتہ و انصاب
منصوبہ وغیرہ معبودات جن کو مشرک پوجتے تھے وہ کیا چیز ہین ہرگز اوس سے
اسکا جواب نہ بنے گا بجز اس کے کہ وہ عبادت غیر اللہ تہی اور عبادت غیر اللہ ہے

دعا ہے یا ذبح یا اور کوئی عبادت اور اصح شہادات شئ ہے جسکی شہادت احد اور دین یا یون کہیگا کہ مین نہین جانتا پھر اگر نہین جانتا ہے تو انکار وجحد کس لیے کرتا ہے اسی طرح دربارۂ اوس عبادت کے جس کو اللہ نے ہمپر فرض کیا ہے اور ہمکو اوس کا حکم دیا ہے اور ہمین اوسی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور اللہ ہی اوس عبادت کا مستحق ہے کہنا چاہیے کہ اگر ہم وہ عبادت اللہ کے لیے کرین گے اور اللہ ہی کو پوجین گے تو منجملہ موحدین کے ہون گے اور اگر ہم وہ عبادت غیر کے لیے بجا لائین گے اور غیر کو ساتھ اوس کے پوجین گے تو منجملہ مشرکین کے ہونگے پھر اگر وہ حقیقت عبادت کی ہمکو بتا دے اور جتا دے تو فبہا ورنہ ہم اوسکو اقسام عبادت کے بتا سکتے ہین کیا عبادت اعتقادیہ اور کیا قولیہ فعلیہ بدنیہ و مالیہ اور پھر ہم یہ کہین گے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وما یبدئ الباطل وما یعید الذی ہمارے لیے احکام اسلام بیان کر دیے حلال حرام کی تفصیل فرما دی اور شریعت حقہ نے احاطہ اقسام علوم کا کر لیا اور اصول و فروع پر منطوقا و مفہوما اشتمال پایا اور حضرت نے ہمکو ایک حجت روشن پر چھوڑا جس کے رات مثل دن کے ہے کوئی پرندہ جو ہوا مین پر نہین مارتا ہے لیکن اوسکا ذکر ات نے کر دیا اور سنت مطہرہ نے کیفیت ڈھیلے لینے تک کی بتا دی کہ اس طرح کلوخ استنجے مین لیتے ہین سنن ابی داؤد مین ذکر آداب خلا آیا ہے لقد علمکم نبیکم حتی الخراۃ اب انسان خیال کرے کہ جب اتنی سی بات ہمکو سکھا دی تو کیا

ایسا بڑا مسئلہ جس کے لیے جنت واسطے متقین کے اور جحیم واسطے غاوین کے طیار کی گئی ہے سب بتائے ہوئے چھوڑ گئے اور اوسکی شرح و توضیح نہ فرمائی واللہ لقد بلغ البلاغ المبین صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین کتب مغازی و سیر کو دیکھو معلوم ہو جائیگا کہ جس امر پر حضرت نے کفار و مشرکین سے محاربہ و مقاتلہ و مجادلہ کیا تہا وہ یہی عبادت اصنام و اوثان تہی اور اونکا پکارنا اور اونسے علاقہ رکہنا اور اونکا معتقد ہونا اور اون کی طرف التجا کرنا اور اونکا مجاور بننا اور اونپر عکوف کرنا ہی دلیل اس بات پر کہ صاحب اس عبادت غیر اللہ کا مخلد فی النار ہوگا سو یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللہ الی قولہ وما ھم بخارجین من النار اور فرمایا ومن یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنة وماواہ النار اور دلیل قتال پر یہی فاذا انسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم وخذوھم واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوة واتوا الزکوة فخلوا سبیلھم ان اللہ غفور رحیم حسین بن فضل نے کہا ہے اس آیت نے ہر اوس آیت کو جسمین ذکر اعراض و صبر کا ایذای اعدا پر ہے منسوخ کر دیا ہے معنے فان تابوا کے یہ ہین کہ اگر کفر و شرک سے توبہ کرکے پکے مسلمان بنجائین تو پہر اون کو نہ چہیڑو بلکہ چہوڑ دو اور فرمایا وقاتلوھم حتی لا تکون فتنة و یکون الدین کلہ للہ یعنی سوا اللہ کے دوسرے کی پرستش نہو یا خالص عبادت اللہ کی بلا شرک کی جاوی جلالین مین کہا ہے کہ مراد فتنے سے اس جگہ شرک ہی اور فرمایا

قاتلوا المشرکین کافة اور حدیث صحیح مین آیا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویوتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحق الاسلام وحسابہم علی اللہ خطابی نے کہا یہ بات معلوم ہے کہ مراد اس سے اہل اوثان ہین نہ اہل کتاب اس لیے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتے تھے سو انہین اہل اوثان سے یہ مقاتلہ کیا جاتا ہے اور اونسے تلوار نہین اوٹہائی جاتی قاضی عیاض نے کہا ہے کہ عصمت نفس مختص ہے ساتھہ قائل لا الہ الا اللہ کے یہ عبارت ہے اجابت وایمان سے احادیث نبویہ مین اس کلمے کے لیے قیود وشروط ہین اونہین تامل کرنے سے انسان مسلمان اپنے نفس پر خوف کرتا ہے چہ جائی اہل شرک وطغیان کی منجملہ اون قیود کے ایک یہ ہے کہ اس کلمے مین شرک نکرے اور شبہہ نہ لاوے اور تکبر وجحود نکرے اور اوسکو ہلکا نسمجھے اور یہ کلمہ اوسکو معاصی سے روکے اور اوسکو سچے دل سے ساتھہ اخلاص قلب کے کہے اہل علم نے کہا ہے تم حفظ کرو علم کامل اوس کے قیود کے ائمہ اربعہ مذاہب نے صراحت کی ہے کہ قتال کرنا ساتھہ نافی زکوۃ وتارک نماز بلکہ تارک اذان ونماز عید کے واجب ہے اس لیے کہ یہ شعائر اسلام ہین بلکہ بعض علما نے اجماع نقل کیا ہے قتال پر اوس گروہ کے جو کسی فریضہ کو فرائض مشہورہ سے بجا نہ لاوے اور اوس کے ادا کرنے سے بلا عذر باز رہے نووی نے شرح اربعین مین کہا ہے کہ یہی حکم ایک شخص کا بھی ہے کیونکہ لفظ طائفہ مین وہ بھی داخل ہے حدیث بریدہ بن حصیب مین آیا ہے کہ حضرت

غزوہ مین یہ وصیت فرمائی تھے اغزوا بسم اللہ قاتلوا من کفر باللہ اخرجہ ابو داؤد اللہ تعالی نے فرمایا ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین

ساتوان درجہ توحید کا یہ ہی کوئی یہ کہے کہ یہ آیتین حق مین مشرکین عباد اصنام کے اوتری ہین جو حضرت سے محاربہ کرتے تھے پھر یہ غیر کو کب شامل ہونگی سو جواب اسکا یہ ہے کہ امر جامع درمیان مشرکین اولین وآخرین کے موجود ہے وہ شرک ہے تو حکم ایک ہی ہوگا بلا فرق اس لیے کہ فارق معدوم ہے اور جامع موجود اصول فقہ مین کہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اور حدیث مین آیا ہی کہ میرا حکم ایک پر ویسا ہی ہے جیسا کہ حکم میرا جماعت پر ہے ورنہ یہ بات لازم آئیگی کہ جو حکم کسی سبب مخصوص پر کسی قصہ گذشتہ مین نازل ہوا ہے وہ متعدی نہو حالانکہ یہ ابطل باطل ہے اوراسمین تعطیل ہے جریان احکام شرعیہ کی ساری خلق پر کیونکہ آیات حدود وجنایات ومواریث ودیات قضایای ماضیہ مین اوترے ہین اور وہ لوگ گذر گئے جن کے حق مین اونکا نزول ہوا تھا حالانکہ حکم ان آیات کا قیامت تک عام ہے عام اپنے سبب پر مقصور نہین ہوتا ہے اور تعلق خطابات شرع کا ساتھ مکلف معدوم کے تعلق معنوی ہے ابن عباس نے ایسے ہی محل پر یہ بات کہی ہے کہ ھذا انزل علی بنی اسرائیل وانہ علینا مثلھم وما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ اور بعض نے کہا نعم الاخوۃ بنو اسرائیل اذا کان کل حلوۃ لکم وکل مرۃ لھم اصول فقہ مین کہا ہے کہ شرائع من قبل ہمارے لیے شرع ہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نزدیک امام شافعی

جب شرع ہین کہ اونکی تقریر ہماری شرع مین آچکی ہو سو یہ مسائل اسی طرح کی ہین
کہ ہماری شرع نے اونکو مقرر رکہا ہے اور قرآن وسنت ساتہہ اون کے ناطق ہے
یہ تو جواب ہے اون کے سوال کا ورنہ جس بات سے حضرتؐ نے مشرکین عرب کو منع
کیا تہا اور اوسپر اون سے مقاتلہ فرمایا تہا اور اوس باری مین قرآن شریف اوترا ہے
وہ سب آیات محکمات غیر منسوخات ہین اور واسطی ہر اول وآخر کے آئے ہین بلکہ
وہ آیات جو حق مین ہم سے اگلون کے اوترے ہین وہ سب بہی محکمات ہین حالانکہ
ہماری شریعت اور سنتؐ مطہرہ اون سے بے نیاز کرتی ہے فقد اغنت واقنت و
کفت وشفت واعادت وابدت واظہرت ونصت ولله الحمد تفسیر آخر سورہ
بقرہ مین آیا ہی کہ اون لوگون نے کہا تہا ہمکو تکلیف ایسے عمل کی دیگئی ہے جس کی
طاقت ہمکو نہین ہے حضرتؐ نے فرمایا کیا تم وہ بات کہنا چاہتے ہو جو تم سے
پہلے لوگون نے کہی تہی سمعنا وعصینا اس جگہہ انکی بات کو مشابہ قول امم سابقہ کے
ٹہیرایا حدیث عائشہؓ مین آیا ہی کہ حضرتؐ جب بادل کو دیکہتے رنگ چہرے کا بدلجاتا
اور آنے جانے لگتے جب پانی برس جاتا تو وہ کیفیت دور ہوتی مینے کہا یہ کیا
بات ہے فرمایا تجہے کیا معلوم کہین ویسی بات نہو جیسی ایک قوم نے کہی تہے
فلما رأوہ عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا بل ہو ما استعجلتم بہ
ریح فیہا عذاب الیم رواہ البغوی ومثلہ فی البخاری ابن القیم نے بحث شرک مین
بذیل کریمہ قل ادعوا الذین زعمتم من دون الله لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات

ولا فی الارض الخ کہا ہی کہ قرآن اس طرح کی آیتون سے پر ہے لیکن اکثر لوگ دخول
وقائع کو نیچے اوس کے نہین جانتے اور انکو حق مین اوس قوم کے ٹہیراتے ہین جو گذر گیی
اور اونہون نے کوئی ارث نہین چہوڑی سو یہی بات درمیان دل اور درمیان
فہم قرآن کے حائل ہوتی ہے جس طرح کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ینقض عری الاسلام
عروۃ عروۃ اذا نشأ فی الاسلام من لا یعرف الجاهلیة یعنی ایک ایک گرہ رسن
اسلام کی ٹوٹتی جاتی ہے جبکہ اسلام مین کوئی ایسا آدمی پیدا ہوتا ہے جو کہ جاہلیت
کو نہین پہچانتا قال تعالی الم یأتکم نبأ الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال امرهم
ولهم عذاب الیم فوز الکبیر مین کہا ہی بالجملہ چون قرآن بخوانی گمان مکن کہ مخاصمہ با قومی بود
کہ بودند و در گذشتند بلکہ بحکم حدیث لتتبعن سنن من قبلکم هیچ بلای نبود مگر امروز نمونہ آن موجود است انتہی
آٹہوان درجہ توحید کا یہی جس نے یہ بات کہی کہ یہ شرک ہی اس کی مال و
خون حلال ہوجاتا ہے اور حرب وقتال واجب آتا ہے یعنی بعد قیام حجت و بلوغ دعوت
و وصول علم و ظہور کفر کے اوس شخص سے اور ان اشیاء کے لیے قیود و شروط ہین جنکو
ہم نے اس بحث مین اطلاق کیا ہے اور فقط گمان پر تکفیر نہین کیجاتی ہے سو استقصاء
اسکا اس جگہہ ممکن نہین ہے اور بعد کلام خدا ورسول کے کوئی کلام ایسا نہین ہے
جس سے استدلال کیا جاہی فماذا بعد الحق الا الضلال ومن اصدق من الله قیلا
اور وقت نزاع کے یہی سنت مطہرہ حجت ہوتی ہے جسنے سنت نبویہ سے استدلال کیا
اور اوسپر معتمد ہوا وہ مراد کو پہونچا اور جسنے اوسکی ترازو مین وزن کیا اوسی کا پلہ بہاری ہوا

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اور جو آیات واحادیث گذر چکے تو وہ سب سن چکا ہے اور جب آیات بینات وحدیثات واضحات کافی ہونگے تو پہر جستجو ہدایت کی اونسے غنی ہے اور جب باوجود علم کے عقل گمراہ ہوگئی تو اب ناصحین کیا کہینگی لکن اس جگہہ کلام بعض اہل علم کا جو ورثہ انبیاء و چراغ تیرگی تہے ہم ذکر کرتی ہین اول ورثہ صدیق امت ہین ابوبکر رضی اللہ عنہ اونہون نے حق مین اہل ردت کے فرمایا تہا لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ بل لو منعونی عقالا کانوا یعطونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاقاتلنھم علیہ پہر جب بعض عرب اون کی عہد خلافت مین کافر ہوگئے تو اون سے مقاتلہ کیا اور اون کے خون ومال کو محضر صحابہ مین حلال کر دیا یہ اونکا اجماع تہا اس امر پر اور بڑی بات اون کی ردت مین یہ تہی کہ اونہون نے کہا تہا کہ مسیلمہ نبی ہے حالانکہ اس کے سوا اور امور بہی تہے لکن سب مین بڑی یہی بات تہی تو اب اوس شخص کا کیا حال ہوگا جو قائل عبادت غیر اللہ ہے یا عابد و معتقد الوہیت غیر ہی اور اوس غیر کو متصف و مستحق اس عبادت کا جانتا ہے گو اپنی زبان سے نہ کہے پہر عمر فاروق نے ساتھ صدیق اکبر کے اس بات پر اتفاق کیا کہ جو شخص درمیان نماز و زکوۃ کے فرق کرے اوس کے ساتھ قتال کرنا واجب ہی حالانکہ پہلی توقف کیا تہا پہر جب دلیل ظاہر ہوئی تو اوسی راہ پر لگ گئے اہل حق کی ہمیشہ یہی شان ہوتی ہے کہ بعد وضوح دلیل کے پہر توقف نہین کرتے ہین اسی طرح ایک جماعت صحابہ و تابعین قائل کفر تارک صلوۃ ہے

عمر و ابن عوف و معاذ ابن جبل و ابی ہریرہ اسی کے قائل ہین منذری نے کہا ہی قد ذھب جماعة من الصحابة ومن بعدھم الی تکفیر تارك الصلوة متعمدا لحتی خراج وقتها منهم ابن مسعود وابن عباس وابن عمر ومن غیر الصحابة احمد بن حنبل واسحق وابن المبارك یہ تکفیر ترک نماز پر ہے قحطی نے اس باب مین ایک تالیف مستقل لکھی ہے رہا انکار نماز کا سو کفر اوسکا درمیان علما کی مسئلہ وفاق ہے یہی حکم بقیۂ ابنیۂ اسلام کا ہے جیسے روزہ زکوۃ حج کیونکہ حدیث مین آچکا ہے کہ اگر ان ہر چہار رکن مین سے ایک رکن کو بجالایا اور تین کو ادا نہ کیا یا دو رکن یا تین رکن ادا کیے اور ایک کو نہ کیا تو یہ کافی نہین ہوتا ہم نے بیان اسکا رسائل نماز وغیرہ مین کیا ہے الحاصل جب تارک نماز کا یہ حکم ٹھیرا تو پھر تارک توحید وجاحد حق اللہ کا کیا ذکر ہے جسنے کہ مخلوق کو رتبۂ خالق مین رکھا ہے اور شریک وند مقرر کرکی اللہ کی بی ادبی وگستاخی اختیار کی ہے گویا اوس نے خدا کو گالی دی ہے حالانکہ جو شخص ایسی بات کہتا ہے جسمین اللہ کو خفا کرے اور کچھہ اوسکی پروا نہین کرتا تو اوسکے حق مین وعید شدید آئی ہے پھر تارک توحید کا کیا انجام ہوگا غزوۂ تبوک مین یہ آیت اوتری تھی لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم اونھون نی یہ عذر کیا تھا کہ ہم نی یہ بات بطور مزاح وخوض ولعب کہی تھی لکن اونکا عذر قبول نہوا اور اللہ نی فرمایا قل اباللہ و اٰیاتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن قدامہ بن مظعون وغیرہم نے خمر کو حلال کہا تھا اور اس آیت کی تاویل کی تھی لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا صحابہ نے

اوسپر تکفیر کی مستحل شراب کی اسی طرح حاطب بن بلتعہ کی کہا تہا اوسپر عمر رضی اللہ عنہ
نے اونکا قتل کرنا چاہا تب اونہون نے توبہ کی اور عذر بیان کرکے اپنے قول سے
رجوع کیا اسی طرح مسجد بنی حنیفہ واقع کوفہ مین کچہہ لوگون نے کہا تہا کہ مسیلمہ اپنے
دعوی مین صواب پر ہے ابن مسعود نے حکم اون کے کفر کا دیا اسی طرح جن لوگون نے
حق مین علی مرتضی کے غلو کیا تہا اور معتقد صفات الوہیت کے ہوئے تہے علی رض نے
اونکو کافر ٹہیرایا پہر آگ مین جلا دیا غرضکہ سنت خلفای راشدین کے حق مین قائل
لا الہ الا اللہ کی جس سے خلاف اس کلمے کے صادر ہوتا تہا یون ہی تہی حالانکہ کوئی
اونمین معتذر تہا اور کوئی متاول اور کوئی تائب غرض اس جگہہ یہ ہے کہ وہ ایسون کی
تکفیر کرتے تہے اور ان باتون کو کفر و شرک جانتے تہے اگرچہ پہلے سے وہ لوگ
مسلمان تہے رہی کارروائی مابعد خلفا کی سو منجملہ اوس کے ایک یہ ہے کہ جعد بن درہم
وجہم بن صفوان کے قتل کا حکم دیا تہا اس لیے کہ وہ قائل تعطیل صفات خدا تہا
جن صفات کے ساتہہ قرآن ناطق ہے اور کہتا تہا کہ قران مخلوق ہی یعنی تصنیف پیغمبر
اور امر انف ہے یعنی ہر کام تازہ واقع ہوتا ہے پہلے سے مقدر نہین ہو چکا ہے
یہان تک کہ فرقہ متکلمین منجملہ ضالین کے ٹہیرے اور امام شافعی نے فتوی تحریم علم کلام
کا دیا ہے اتباع ائمہ اربعہ سو اون کے اقاویل بے گنتی ہین اور ہر مذہب کا اسلوب
یہ ہے کہ وہ ایک باب مستقل مقرر کرکے باب الردۃ یا باب حکم المرتد منعقد کرتے ہین پہر
اوسکی تفسیر یون کرتے ہین کہ مرتد وہ شخص ہے جو بعد اسلام کے کافر ہو جاتا ہے پہر

مکفرات کا ذکر کرتے ہین اور کلمات کفریہ کے بیان مین طول مقالات عمل مین لاتے ہین سب سی زیادہ اوسع اس باب مین حنفیہ ہین اور حنابلہ نے حصر اسکا چار سو مسئلہ مین کیا ہے ہر مسئلہ اسلام کو توڑ کر قائل اوس کلمہ کو ملحق ساتھہ عبدہ اصنام کے کرتے ہین شافعیہ و مالکیہ کے اس باب مین مباحث طویل ہین ابن حجر مکی کی اس باب مین ایک کتاب ہی اعلام بقواطع الاسلام نام اور کچھہ ذکر اسکا کتاب زواجر مین بھی کیا ہے اور کتاب مشارق الانوار مین جو کہ کتب شافعیہ سے ہے ایک باب طویل اس بابت لکھا ہی اور ابن المقری نی اس بارے مین مؤلفات لکھے ہین اسی طرح شرح منہاج نووی نے بھی بسط تام کیا ہے اور ان مہالک کی ایضاح فرمائی ہے اور امام ابن تیمیہ و شیخ ابن حجر نی اجماع نقل کیا ہے اس بات پر کہ جو کوئی درمیان اپنے اور اللہ کی وسائط مقرر کری پہر اونکو پکاری اور اونپر بہروسا رکھے وہ کافر ہے اور بعض امور جنکو باب ردت مین ذکر کیا ہے وہ مسائل فرعیہ ہین کچھہ قواعد اسلامیہ نہین ہین اور نہ اصول سنت ایمانیہ پہر مسئلہ توحید عبادت کی ساتھہ تیرا کیا گمان ہے کہ یہ تو اصل اصول اور مرکز دائرہ اہل منقول و معقول ہے اور وہ قطب ہے کہ جسپر دار و مدار حاصل و محصول کا ہے اور وہ اساس ہی کہ جسپر بنا ہی مدینہ علم ہے جسمین نزول و حلول ہوتا ہے اور وہ صراط مستقیم ہے کہ جسپر مدار سیر و وصول ہی اگر کوئی کہے کہ یہ لوگ قائل لا الہ الا اللہ ہین اور بہت سے شرائع اسلام بجا لاتے ہین انسے مقاتلہ کرنا کس طرح ہو سکتا ہے حالانکہ حدیث مین آیا ہے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ

سو جواب اسکا یہ ہے کہ صحیح بخاری مین یون آیا ہی کہ حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحقہا اس جگہہ اوس غایت کو جس تک کہ قتال منتہی ہوتا ہے ہر سہ امور مذکورہ ٹہیرای ہین کیونکہ قول مجرد بہی اعتقاد عمل کے کچہہ فائدہ بخش نہین ہوتا ہے ورنہ یہود بہی اس کے قائل ہین بلکہ مراد اس جگہہ معنے اس کلمے کے ہین مجرد اس کلمے کا کہنا اوس طرح پر چاہیے جس طرح کہ صحابہ نبی کہا تہا کہ وہ اس کلمے کے معنی اثبات ونفی پر یقین رکہتے تہے اور اوس کے مقتضا پر عامل تہے اور جو بات منافی اس کلمے کے تہی اوس کے تارک تہے جیسے شرک پہر اگر کوئی یہ ہر سہ امر بجالاوی لیکن بعض عبادات واسطی غیر اللہ کے بہی کری جیسے اعتقاد کہنا حق مین مقبورین کے تو جواب اسکا یہ ہے کہ جو قصے ابہی مذکور ہو چکے ہین اور زمانہ خلفاء مین حکم قتل کا اون کے حق مین جاری ہوا تہا وہ لوگ یہ ہر سہ کام کرتے تہے معہذا وہ بعض امور مناقض اس کلمے کے بہی بجالاتے تہے جس سے اونکا قتل کرنا واجب آتا ہی یہ بات کہ یہ لوگ یہ نہین جانتے ہین کہ یہ کام منافی احسن مسالک ہے سو بات یہ ہے کہ تکفیر اوس شخص کی مقرر ہے کہ جسکو دعوت پہونچ گئی ہے اور اوس پر حجت قائم ہو چکی ہے اور وہ بعد علم کے عناد کرتا ہے اور شرک پر جما ہوا ہے سو جب سی یہ دعوت محمدیہ طرف توحید الوہیت کے ظاہر ہوئی ہے اور اوس پر تلوارین نکالی گئین ہین تب سی جس کسی نے اوسکو رد کیا اور اوسکا منکر ہوا تو گفتگو ہماری اوسی شخص کے حق مین ہے اور ملامت اسی پر

متوجہ ہی سو یہ توحید بحمد اللہ ہر جگہہ پہونچ گئی اور قرآن کریم ایک حجت کبیر ہے ہر خاص و عام پر اللہ کی توحید ساتھہ عبادت کی اور یہ بات کہ کوئی اوسکا شریک استحقاق مین اس عبادت کے نہین ہے بدلالت صریح قرآن کریم کے ہر تالی و سامع پر ثابت ہے عقل طرف اوس کے راہ یاب ہوتی ہے اور اوس پر حجت کا قیام ہوتا ہے رہا فہم حجت کا سو یہ اور بات ہے علما کی اس جگہہ کئی قول ہین قرآن مین نص کی ہے ذم پر اوس قوم کی جنکو یہ گمان ہے کہ وہ اچھا کام کرتے ہین رہے اموات سو وہ اپنے کیے کو پہونچ گئے اور حدیث مین زندونکو مردون کی ایذا رسانی سے نہی آئی ہے یا اوس کے حق مین ہے جو مشرکین کا سا کام کرتا ہے اور کفار کی طرح کے افعال بجا لاتا ہے اور جس کی صلاح و توحید معلوم ہے وہ انشاء اللہ تعالی ناجی ہے خواہ متقدم ہو یا متاخر اور جس کا حال معلوم نہین ہے اوس سے اپنی زبان کو روکے اسلیے کہ تکفیر شخص معین کی محتاج ثبوت اقامت حجت کی ہوتی ہے اور نجات اہل فترات مین مباحث و اختلافات ہین والشان کل الشان فی حال اہل ہذا الزمان اور یہ بات کہ علم توحید فرض لازم ہے اور علم شرک حرام محض ہے ایک امر مستفیض و شئے مشہور ہی لیکن اوسمین بہت سے غلطات شنیعہ اور اعمال کفریہ و اقوال شرکیہ و احوال ردت صریحہ و افعال قبیحہ آملے ہین ایک نے دوسرے کی تبعیت تقلیداً اختیار کر لی ہے مگر تھوڑے لوگون نے وقلیل من عبادی الشکور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب آثار باقی شریعت کے منطمس و محو اور اساس معانی بنیہ دین کی منہدم ہو جاینگی لوگون پر جو بلا آئی وہ اسی دیانات کی طرف سے ہے اور دین کو نہین مولویون اور درویشون نے بگاڑا ہے اس ابتلاء نفس و طغیان جہل و ہوی کا شکوہ اللہ ہی سے ہے بس بس

وکان امر اللہ قدرا مقدورا تمام ہوا خلاصہ کتاب درجات الصاعدین الی مقامات الموحدین
کا مع قدری زیادت ضروری کہ اس رسالے کا ترجمہ اگرچہ لاہور مین طبع ہو چکا ہے لیکن اصل و
ترجمہ دونون غلط سے خالی نہین ہین ولہذا اس جگہ خلاصہ پر اکتفا کیا گیا جو شخص مضامین اس
کتاب کو بنظر غور سمجھ لیگا اوسپر جان لینا اقوال وافعال واعمال واحوال شرکیہ کا ظاہرًا و باطنًا
بہت سہل ہو جائیگا اسلیے کہ انواع شرک باوجود کثرت کے دائرے سے ان مقامات
ہشتگانہ کی خارج نہین ہو سکتے ہین بیان مین انواع شرک کی رسالہ انکا ک خلاصۂ تقویۃ الایمان
واسطے عوام کے استاد شفیق ہے اور اہل علم اگر تفصیل اس اجمال کی چاہین تو کتاب حصن خالص
موجود ہے ہر طالب عقبیٰ و تاجر آخرت اور خواہشمند نجات و محب اسلام و شیفتۂ ایمان پر لازم ہے
کہ تفتیش مدارج شرک و تحقیق مراتب توحید سے کبھی غفلت نکرے اس لیے کہ بسبب قرب زمان
ساعت کبریٰ کی دنیا و اہل دنیا مین ہر روز ایک نئی صورت شرک و کفر کی برآمد ہوتی رہتی ہے
اور انسان کو اوس کے شرک و کفر ہونے پر بسبب جہل یا غفلت کے اطلاع حاصل نہین ہوتی
اور وہ اوسکو شرک یا کفر نہین جانتا اور مثل ابنای جنس کے اوس فعل یا قول یا حال مین گرفتار
ہو کر سرمایہ اپنے ایمان کا برباد دیتا ہے اور معہذا آپکو مسلمان ایماندار خیال کرتا ہے حالانکہ وہ
مومن نہین رہتا اور یہ جہل اوسکے لیے نزدیک اللہ تعالی کے آخرت مین عذر مسموع نہوگا کیونکہ
شرک رفتار مورچہ سے شب تاریک مین سنگ سیاہ پر بھی زیادہ تر مخفی ہے اور اسکے ستر دروازے
ہین اور توحید کا فقط ایک ہی دروازہ ہے تو پھر جو چیز اس درجہ باریک و مخفی ہو اوسکے
دریافت کرنے مین انسان مومن کو سب امور سے بڑھکر اہتمام و کوشش رکھنا لازم ہے اسلیے

کہ مشرک کی ہرگز اوس دن نجات نہوگی گو کلمہ گو اور نہایت درجے کا عابد زاہد متقی کیون نہو اور موحد ایماندار بالضرور عذاب نار سے نجات پائیگا گو صاحب کبیرہ ہو اور واسطے سزا جزا کے جہنم مین بہیجا جاے لکن توحید ایک نہ ایک دن اوسکو دوزخ سے باہر نکالیگی ولله الحمد بیان توحید ورد شرک مین بہت سی مستقل کتابین ہین ہمیشہ بکرات و مرات اونکی سیر کیا کرے تاکہ علم توحید تازہ ہوتا رہے حدیث مین آیا ہے جددوا ایمانکم بقول لا الہ الا اللہ سو یہ تجدید ایمان اسی طرح ہوتی ہے کہ اس کلمے کو بار بار زبان بیان ترجمان سے کہے اور اس کے معنے مطابق بیان قرآن و سنت و توضیح علماے موحدین کے بخوبی ذہن نشین کرلے اور اوسکے مقتضا پر حتی الامکان عامل ہو اور جان لے کہ اللہ کا سودا بہت مہنگا ہے وہ سودا اوسکا جنت ہے جنت کا ہاتھ آنا کچھ آسان بات نہین ہے کہ باوجود افعال شرکیہ کے اور نکرنے عمل کے مطابق کلمۂ توحید کے فقط کلمہ گو ہونے سے میسر آجاے آدمی دنیا کے لیے تمام عمر صرف کر دیتا ہے اور ہزارون معاصے کا فاعل ہوتا ہے پہر بہی دنیا بقدر مراد ہاتھ نہین آتی پہر آخرت جس کے لیے کوئی محنت و مشقت نہین کی ہے اور عمل صالح بجا نہین لایا ہے اور ایمان کو درست نہین رکہا ہے اور توحید و شرک و کفر کا فرق نہین سمجہا ہے بلکہ بعض انواع شرک کو شرک ہی نہین جانا ہے اور بدعت کو حسنہ سمجہکر بجا لایا ہے اور کبائر ذنوب قلبی و قالبی سے محترز نہین رہا وہ کس طرح مفت مین میسر آجائیگی اس امر مین غور کرکے فرض ہے کہ اپنی جان کو اور اپنے گہر والون کی جان کو آتش جہنم سے بچاے اور حصول توحید و ترک شرک پر بانواع اللہ کی حمد کرے اور جب مراتب توحید کی سمجہ لے

اور اوس کی موافق عقیدہ و عمل و حال درست ہوجای تو اس نعمت عظمی کو غنیمت کبری سمجھکر اوس کے حفظ مین سخت بخل کری اور کسی مولوی درویش استاد پیر کے بہکانے سے لغزش نکری بلکہ جب کوئی اوس کو ایسی بات بتاۓ جو خلاف توحید و اخلاص کے ہو تو اوس کو پیر نہ سمجھے بلکہ شیطان کا وکیل سمجھے اور اوس سے بیزار ہوکر اوسکی صحبت کو ترک کردی تقویت توحید کی تلاوت قرآن سے ہمراہ فہم و خوض الفاظ و معانی کے ہوتی ہے اور حلاوت و طلاوت اوس کی مطالعۂ کتب سنت مطہرہ سے ہمراہ دریافت کرنے معانی صحیحہ کے ہاتھہ آتی ہے اگر اللہ تعالی توفیق بخشے تو انہین دو چیزون پر قناعت کری اور ساری علوم و فنون کو بیگانہ سمجھکر طاق نسیان پر رکھدے الا ما والاہ

مصلحت دیدمین آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذارند و سر طرۂ یاری گیرند

اللہم ارنا الحق حقا و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ آج روز شنبہ سلخ شعبان سنہ ۱۳ ہجری کو یہ رسالہ دو روز مین ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی و زیادۃ وجعلنا من اهل السیادۃ والسعادۃ انہ علی ما یشاء قدیر و بالاجابۃ جدیر و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

تمت